المنبر
لائل پور
عبدالرحیم اشرف

مخرب اخلاق سرگرمیوں اور دینی عناصر میں کشمکش

لائل پور میں غیر اسلامی مشاغل کے لئے تگ و دو کا تسلسل کیوں ؟

یہ بات موجب حیرت ہے کہ آرٹ کونسل، ثقافتی مجالس، تھیٹر کلبوں سے لے کر بعض طالبات والی انجمنوں اور بعض دوسری سوسائٹیوں کی جانب سے عرصہ سے ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں جو پاکستان میں اسلامی معاشرہ کے خواب کو شرمندۂ تعبیر ہونے کی راہ میں اہم ترین رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں ۔ ان ہی کی وجہ سے پاکستان میں اصلاح پسند اور مخرب اخلاق دو طبقے ابھر رہے ہیں اور نہیں کہا جا سکتا یہ کشمکش کس خطرناک صورت حال پر منتج ہوگی۔

ملک کے تقریباً ہر جگہ ان دونوں طبقات میں آویزش وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے لیکن لائل پور گذشتہ چند برسوں سے اس مخاصمت کا مرکز خاص بنا ہوا ہے۔ اس نازیبا چپقلش کا آغاز آج سے دس بارہ سال قبل اس وقت ہوا جب موجودہ جناح کالونی کے قریب ایک رقبہ میں مویشیوں کا میلہ لگا کرتا تھا۔ یہیں پر جب بعض تماشہ بینوں نے اس میلے کو فحاشی کا ذریعہ بنایا تو علماء دین نے اس کے خلاف موثر آواز بلند کی اور چند دنوں میں یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ ازاں بعد صنعتی نمائش جیسے مقصد کو فحاشی عام کرنے کے لئے استعمال کیا گیا تو علماء دین کی متحدہ مساعی سے یہ فتنہ ختم ہوا۔ بلاشبہ نمائش کے منتظمین کو ہزاروں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا لیکن قوم اس لعنت سے محفوظ رہی۔

کچھ عرصہ بعد ۱۹۶۳ء میں ناظم سینٹ تھیٹر میں فلم ایکٹرسوں اور فلم ایکٹروں کے مابین کرکٹ میچ کا اعلان کیا گیا جس پر اہل دین نے سخت احتجاج کیا اور یہ فتنہ بھی پیدا ہونے سے پہلے ہی انجام کو پہنچا۔ ابھی چند ہفتے ہوئے ٹیکنیکل سکول میں ایسے شو دکھانے میں عورتوں اور مردوں کے مخلوط ہونے کا اعلان کیا گیا۔ جو فتنہ بننے سے پہلے سکول کے مقتدر حضرات کے ذوق اور علماء کے جذبہ اصلاح کے باعث منسوخ ہو چکا تھا کہ اب گرین آرٹ کونسل کی جانب سے مئی کے آخری ہفتے میں ایک میلہ مویشی شو کے انعقاد کے اشتہارات شائع کئے گئے ہیں جس میں فلم ایکٹرز اور ایکٹرسیں شامل ہوں گی۔

اگر یہ سلسلہ یونہی مسلسل جاری رہا تو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلم معاشرہ کو یہودیوں، عیسائیوں اور دہریوں کی طرح بے حیا، بے پردہ، ناجائز اولاد پیدا کرنے میں ممتاز، اسلامی اور اخلاقی قدروں کا مخالف طبقہ بنانے کی کوششیں ان قوتوں کی طرف سے بروئے کار لائی جا رہی ہیں جو دراصل قیام پاکستان کی دشمن تھیں اور جب یہ مملکت خداداد [illegible] سے معرض وجود میں آگئی تو ان قوتوں نے یہ جدوجہد شروع کر دی کہ یہ مملکت اسلامی نہ بننے پائے۔ [illegible] پاکستانی معاشرہ کو بے حیائی اور بداخلاقی کے اس مقام تک لے جایا جائے جہاں پہنچنے کے بعد کم از کم اس معاشرے کو تو اسلام کی جانب متوجہ کرنا ممکن نہیں ہو گا۔

ہم ارباب اقتدار کی توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کراتے ہیں کہ خدائے اسلام نے مرد و زن کے اس قسم کے اختلاط اور ثقافت کے نام پر عریانی و بے حیائی کے ان مظاہرات کو قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے جن کے انعقاد کی کوششیں مختلف اصحاب کی جانب سے مسلسل ہو رہی ہیں ان کوششوں کا سدباب از بس ضروری ہے، بالخصوص ان حکام پر یہ فرض سب سے زیادہ عائد ہوتا ہے جو اس پاکستان کے ملازم ہیں جس کے دستور میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ مملکت کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ مسلم باشندگان ملک کتاب و سنت کے مطابق زندگیاں ڈھالنے کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔

ہم صوبے کے حکام سے بالعموم اور ڈپٹی کمشنر صاحب لائل پور جناب مسعود مفتی صاحب سے بالخصوص یہ درخواست کریں گے کہ وہ اس فتنے کا سدباب کریں — اور اگر خدانخواستہ کسی بھی وجہ سے ان کے لئے یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ کہ اس کشمکش میں ملک کے دینی اور فحاشی کو عام کرنے والے اقدامات کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے والوں کو اپنے اقتدار میں پناہ نہ دیں۔

اس شمارہ میں

* اے ایمان والو !
* مولانا محمد اسماعیل کی یاد میں — مولانا عبدالغفار حسن
* کیا تمام مذاہب سچے ہیں — مولانا وحید الدین خان
* توحید — مولانا محمد مسعود نعمانی
* اپنا وطن اپنی باتیں ● سرخ فیتہ ● چند لطائف و ظرائف
* اظہار غم
* مغربی پاکستان جمعیت طلبہ کانفرنس کا شاندار اجتماع — سکریٹری طلبہ کانفرنس
* بے خدا تہذیب کے اثرات — مولانا عبدالرشید

زر سالانہ

سالانہ ——— ۱۴ روپے

ششماہی ——— ۸ روپے

فی پرچہ ——— ۲۵ پیسے

ہندوستان میں سالانہ ۱۸ روپے ششماہی ۹ روپے
ہندوستانی احباب [illegible]

اے ایمان والو!

قرآن ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔
متقین یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو راہ دکھلانے والی ہے۔

۱۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔
۲۔ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔
۳۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔
۴۔ جو کچھ تجھ پر اتارا گیا ہے (قرآن) اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو تجھ سے قبل اتارا گیا (صحائف آسمانی از قسم توراۃ، زبور، انجیل)
۵۔ آخرت (قیامت) پر یقین رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے راہ ہدایت پر ہیں اور یہ لوگ پورے کامیاب ہیں اور فلاح پانے والے ہیں
(پ ۱۔ س ۱۔ آیت ۵ تا ۱۰)
۶۔ اللہ تعالیٰ کے بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔
۷۔ جب جاہل ان سے خطاب کرتے ہیں وہ سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔
۸۔ جو لوگ رات اپنے رب کے حضور میں سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔
۹۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھنا کیونکہ یہ تباہی ہے۔ وہ جگہ عارضی قیام کے لئے بھی بری ہے اور دائمی قیام کے لئے بری ہے
۱۰۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرنے لگیں تو بے جا نہیں اڑاتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ ان دونوں حالتوں کے درمیان اعتدال کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے وہ اسے قتل نہیں کرتے جس شخص کا قتل کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے مگر حق کے ساتھ۔
۱۱۔ اور وہ زنا بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا۔ قیامت کے دن اس کے لئے عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔ سو اللہ ایسے لوگوں کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل کرے گا۔ اور اللہ فی الحقیقت بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کئے تو بے شک وہ اللہ کی طرف پھر آیا ہے جو اچھی جگہ ہے
۱۲۔ اور وہ جھوٹے کاموں میں شامل نہیں ہوتے اور جب بیہودہ مشغلوں کے پاس سے گزر ہو تو وقار سے گزر جاتے ہیں۔

سنجیدگی سے گزر جاتے ہیں۔
۱۳۔ اور جب ان کو ان کے پروردگار کی آیتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے
۱۴۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔
پ ۱۹۔ ۶۳ تا ۷۴
۱۵۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو (اس ایمان میں) اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔
۱۶۔ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں (یاد رہے) باوجود دینے کے ان کے دل اس سے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ لوگ (البتہ) جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ ہم کسی کو ان کی طاقت سے زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے اور ہمارے ایک دفتر (نامۂ اعمال) کا محفوظ ہے جو ٹھیک ٹھیک حال بتا دے گا۔
پ ۲۳۔ ۵۷ تا ۶۲
۱۷۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

۱۸۔ سچ کو جھوٹ کے ساتھ مت ملاؤ اور حق کو مت چھپاؤ جب کہ تم جانتے ہو۔

۱۹۔ قائم کرو نماز کو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ کیا غضب ہے کہ لوگوں کو نیکی کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم آسمانی کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ پھر تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ پ ۱۔ س ۱۔ آیت ۴۲ تا ۴۴

۲۰۔ اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو کسی خاص قوم کی دشمنی تمہارے لئے اس امر کا باعث نہ ہو کہ تم عدل و انصاف نہ کرو۔ عدل کیا کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب عملوں کی اطلاع ہے۔
(پ ۶۔ س ۵۔ آیت ۸)
۲۱۔ اے ایمان والو جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان ہو تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز و خطبہ) کی طرف چلو۔ اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے کام جو نماز سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم کچھ سمجھ ہو۔
(پ ۲۸۔ س ۶۲۔ آیت ۹)
۲۲۔ جب تم ماپ کر دینے لگو تو پورا ماپو اور جب وزن کرو تو پورے باٹوں سے وزن کرو۔
(پ ۱۵۔ آیت ۳۵۔ بنی اسرائیل)
۲۳۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو مت گھٹاؤ۔
(پ ۲۷۔ آیت ۹۔ الرحمٰن)
۲۴۔ اے ایمان والو! یاد رکھو شراب، جوا اور بت، قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں ہیں، شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح حاصل ہو۔
(پ ۷۔ سورہ مائدہ آیت ۹)
۲۵۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق و ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ اور (ان کے جھوٹے مقدمہ کو) حاکموں کے ہاں اس غرض سے مت لے جاؤ (ان کے ذریعے) لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ بطریق گناہ (رشوت) ظلم کے کھا جاؤ۔ اور تم کو اپنے جھوٹ اور ظلم کا علم بھی ہو۔
(پ ۲۔ سورہ ۲۵۔ آیت ۱۸۸)

معاشرہ کی تمام برائیوں کا واحد علاج اسی امر میں ہے کہ ہم قرآنی احکامات پر عمل پیرا ہوں نیز زندگی کے زرین اصولوں کے لئے ارشادات ربانی و رسالت کو مشعل راہ بنائیں۔
قرآن و سنت کی رو سے مسلمان کے لئے مذکورہ خوبیوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اپنا محاسبہ کیجئے کہ آیا یہ خوبیاں آپ میں ہیں؟ (م ۔ ش)

جلد ۱۳
شمارہ ۸

ہفت روزہ
المنبر
لائل پور

۲۵ صفر ۱۳۸۸ھ
۲۴ مئی ۱۹۶۸ء

ترجمان السنۃ

کشمکش اور انجام

ارشاد:- وعن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی
ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ (ابوداؤد ترمذی)

ترجمانی:- سید الثقلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۱- جب میری امت میں تلوار کا استعمال شروع ہو گیا تو قیامت تک اس کا استعمال جاری رہے گا۔

۲- قیامت سے پہلے میری امت کے متعدد گروہ مشرکوں سے جا ملیں گے اور وہ ([illegible]) بت پرستی میں مبتلا ہو جائیں گے

۳- میری امت میں تیس کے قریب ایسے افراد ہوں گے جو سب سے زیادہ جھوٹے ہوں گے۔ نبوت کا دعویٰ کریں گے اور ان میں ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے
— اور

۴- میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا — اور

۵- میری امت میں ایک ایسا گروہ ہمیشہ موجود رہے گا جو حق پر قائم رہے اور حق کا ترجمان وعلمبردار (ظاہرین علی الحق) ہو۔ اس گروہ کے مخالفین اسے ضرر نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے۔

تفہیم:- نور وظلمت، حق وباطل، رحمانی وشیطانی قوتوں کی کشمکش، ازل سے حق وباطل کے پرستاروں میں کشمکش، اس کائنات کی رونق اور انسانی دنیا کا دل آویز معرکہ ہے یہ معرکہ آرائی ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور دنیا کے خاتمے تک باقی رہے گی۔

اس عظیم جنگ کا ایک اہم اور آخری مرحلہ اس وقت شروع ہوا جب قصر نبوت کی آخری اینٹ اور سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی کے طور پر سید الاولین والآخرین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور قرآن مجید کی انقلاب آفرینی، اس شان سے رونما ہوئی کہ شیطانی قوتوں کو آخر کار شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا۔ چند برسوں کی کشمکش کے بعد کفر وشرک، بغاوت وسرکشی اور مکر وفریب کے علمبردار نگوں حال اور تباہ وبرباد ہو گئے اور حق وصداقت کا علم عرب وعجم پر لہراتا دکھائی دینے لگا۔ لیکن اس کامرانی اور کامیابی کے مرحلے میں ترجمان حقیقت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا۔ کہ یہ معرکہ آخری رزم گاہ نہیں ہے، ابھی شیطانی قوتوں کو پھر ایسے مواقع میسر آنے والے ہیں جو اس کشمکش کو زندہ کریں گے۔ اس کا آغاز یوں ہو گا کہ جس امت نے باطل کو شکست فاش دی ہے اور جو امت دنیا کے بالمقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی ہوئی ہے وہ آپس میں الجھ جائے گی اور اس کے افراد انہی تلواروں سے جو کفار ومشرکین کے خلاف بے نیام ہوئی تھیں ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگیں گے اور جب اس فتنے کا آغاز ہو گا تو پھر یہ کبھی ختم نہ ہو گا کسی نہ کسی صورت میں یہ باہمی سر پھٹول جاری رہے گی حتیٰ کہ امت مرحومہ کے کئی طبقات پھر سے شرک وبت پرستی کی نجاست سے آلودہ ہو جائیں گے۔

دوسرا عظیم فتنہ جو اس امت کو پیش آنے والا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ایسے کذابوں کا ہے جو جھوٹ بولنے میں اپنی مثال آپ ہوں گے۔ (کذابون) وہ حق وباطل کو گڈمڈ کر دیں گے (دجالون) اور ان کا ہر فرد یہ دعویٰ کرے گا کہ "انہ نبی اللہ" "میں اللہ کا نبی ہوں"۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کذابوں کے دعویٰ کی تکذیب کے لئے صرف ایک ہی دلیل ارشاد فرمائی۔ اور وہ یہ کہ

میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا اور (انا خاتم النبیین لا نبی بعدی)

ایک طرف فتنوں کا یہ سیلاب جو اندرونی اور بیرونی دونوں جہتوں میں امت پر حملہ آور ہو گا اور دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بشارت بھی دیتے ہیں کہ میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا رہے گا جو "حق" کا علمبردار ہو۔ سیلاب شر، یہ تمام کذاب، دجال، مشرک اور بت پرست، اس گروہ کی مخالفت پر تل جائیں گے اور اسے طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کریں گے۔ لیکن علمبرداران حق آخری زمانے تک موجود رہیں گے اور باطل پرستوں کی مخالفت انہیں جادہ حق اور حق کی ترجمانی وسربلندی کے فریضہ عادلہ سے روک نہیں سکے گی —

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاہدین والشاکرین اللہم اجعلنا من الطائفۃ الظاہرۃ علی الحق لا یضرہم من خالفہم وارزقنا جمیعاً لما تحبہ وترضاہ من القول والعمل والنیۃ والہدی انک علی کل شیء قدیر وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خاتم النبیین۔

الہامات اور پیشگوئیوں کی حفاظت

اداریہ

یکم اپریل کے حکم کے تحت سنسر کے زیر غور ہونے کے باعث شامل اشاعت نہیں ہو سکا۔ ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)

بے خدا تہذیب کے اثرات

ہم کدھر جا رہے ہیں

یہ دور ترقی کا کہلاتا ہے۔ افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ تہذیب نو کے اسد میں احکام ہی نہیں بلکہ اسلام کو پستی میں ڈھکیلنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ چند دنوں کی ایک تازہ خبر جو کہ اخبارات میں خاص طور جنگ کراچی میں ۲۶ اپریل ۱۹۷۸ء کو شائع ہو کر منظر شہود پر آئی ہے۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"۱۸ سالہ دوشیزہ ایک ہزار روپے فی سیر کے حساب سے فروخت کر دی گئی۔

پشاور ۲۶ اپریل (نمائندہ جنگ) دنیا کی دوسری چیزوں کے علاوہ انسان بھی کبھی کبھی گراں قیمت پر فروخت ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کا ایک واقعہ گزشتہ روز مانسہرہ کے ایک نواحی علاقے کنڈ میں پیش آیا۔ جہاں ایک ۱۸ سالہ دوشیزہ ۸۰ ہزار روپے کے عوض فروخت کر دی گئی۔ اس کا خریدار ایک عاشق مزاج بوڑھا تھا جو مبینہ طور پر اس دوشیزہ کی خوبصورتی کا چرچا سن کر افغانستان سے پاکستان آیا تھا۔ اس عجیب و غریب واقعہ کی جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق ایک پاوندہ کچھ قریبی رشتہ دار پچھلے دس سال سے ترک وطن کر کے پاکستان آئے ہوئے تھے انہوں نے مانسہرہ کے نواحی علاقے کنڈ میں دوسرے پاوندوں کے ساتھ جھونپڑا بنا کر رہائش اختیار کر رکھی ہے۔ یہ لوگ سمگل شدہ غیر ملکی اشیاء کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ ان پاوندوں میں سے ایک پاوندہ کی سترہ سالہ لڑکی بھی تھی جسے چند برس قبل اس کے ایک بوڑھے رشتہ دار نے افغانستان میں دیکھا تھا اور وہ اسے دل و جان سے چاہنے لگا۔ چنانچہ اس نے لڑکی کے والدین کو پیغام بھیج دیا۔ لڑکی کے والدین نے اس شخص سے لڑکی کے عوض بھاری رقم کا مطالبہ کیا۔

اس کے پاس چونکہ اتنی رقم موجود نہ تھی کہ وہ لڑکی کو حاصل کر سکتا لیکن اس نے اپنے دل میں اس دوشیزہ کو حاصل کرنے کا عزم کر لیا۔ گزشتہ دس سال کے دوران اس بوڑھے نے خوب محنت کر کے کافی دولت کمائی۔ بتایا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں وہ ایک لاکھ روپیہ لے کر افغانستان سے پاکستان آ گیا۔ اور سیدھا کنڈ ار گیا۔ جہاں اس نے لڑکی کے والدین سے رشتہ مانگا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنی لڑکی کو ایک ہزار روپے فی سیر کے حساب سے فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بوڑھا اس بھاؤ پر بھی لڑکی خریدنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جب ترازو لا کر لڑکی کا وزن کیا گیا تو وہ ۸۶ سیر وزنی نکلی اس میں سے بھاری بھرکم کپڑوں اور جوتوں کا وزن چھ سیر نکال دیا گیا۔ اور ۶۵ سالہ عاشق مزاج بوڑھا اس کے والدین کو ۸۰ ہزار روپے ادا کرنے کے بعد لڑکی کو لے کر چلتا بنا۔"

(جنگ، کراچی ۲۶ اپریل)

اس خبر پر سنجیدگی سے غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ ہم اسلام کو کن پیارے الفاظ میں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

اسی طرح ایک دوسرا واقعہ اس سے ملتا جلتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ اس خبر کا عنوان ہے:

نماز کے بدلے میں لڈو

سیالکوٹ۔ قصبہ جاگے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک عجیب و غریب سودا ہوا۔ اکرم مستری پیر بخش نے جو ساری نمازیں اپنی زندگی میں ادا کی تھیں وہ علم دین حلوائی کے ان چھ سیر لڈوؤں کے عوض سو بار فروخت کر کے رسید لکھ دی تاکہ سند رہے۔

اس خبر کو پڑھ کر جائزہ لیجئے کہ اسلام کے رکن کی توہین کی جرأت کس طرح ایک مسلمان کرتا ہے اور کس زاویہ سے اسی رکن کو رسوا کرنے کی حوصلہ مندی سے کام لے کر اپنے ایمان کی زندگی کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان دو واقعات کو مختصر نمونہ اور تمدن کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے ورنہ اخبارات اور ان کے علاوہ عوام اور دور جدید کے تعلیم یافتہ طبقہ کی گفتگو ایسی ہوتی ہے کہ انسان حیرت میں گم ہو جاتا ہے۔ اور افسوس سے یہ صدا دی جاتی ہے کہ اس قدر اسلام مظلوم کیوں ہے؟

امید ہے کہ ارباب حل و عقد معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرنے کی سعی کریں گے۔

عبدالرشید حنیف
جامعہ تعلیم علوم اسلامیہ حسن آباد

فلم خانۂ خدا کی نمائش بیت اللہ کے تقدس کے منافی ہے

شعائر اسلام کو فلمی رنگ دینے سے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے وارفتگی ختم ہو جائے گی (ممتاز حکیم مولانا سلطان احمد کا بیان)

لائل پور۔ ۱۵ مئی۔ فلم خانۂ خدا کی نمائش کو دینی تقاضوں کے منافی قرار دیتے ہوئے حکیم سلطان احمد نے کہا ہے کہ ماضی اور حال کی کڑیوں کو ملا کر بات کرنے والے لوگ کبھی کبھی یہ واضح کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی سربلندی اور ملت اسلامیہ کی بہبود کے لئے کن راہوں سے گزرنا پڑا اور اسباب وہ کہاں محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل جب برصغیر کے مسلمانوں نے فرنگی کی غلامی کے خلاف احتجاج کر کے آزادی حاصل کی تو اس وقت پیش نظر اسلام کا دوسرا پہلو نہیں تھا بلکہ اسلام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب کچھ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حصول پاکستان کے لئے ایسی اقدار کو اساس بنایا گیا تھا جن کے تحت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور کروڑوں مسلمانوں کی ذریعہ مقصود تھی۔ لہٰذا اب ہماری بقا اور سلامتی اسی میں ہے کہ ہم اپنے قول اور فعل میں مطابقت کی خاطر اس قسم کا کردار ادا کریں کہ دنیا پر یہ بات واضح ہو جائے کہ پاکستان اپنی اقدار کی پہچان میں منفرد مقام رکھنے والا ملک ہے۔ انہوں نے کہا شعائر اسلام اور مناسک حج کو فلمی رنگ دینے سے بیت اللہ کے تقدس کا ہمارے دلوں میں جو نقش ہے وہ بصورت دیگر مجروح ہو گا بلکہ رفتہ رفتہ ہماری اپنے مذہب سے جو وارفتگی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اس طرح مادی وسائل سے محروم مسلمانوں کے ساتھ تنزل، انحطاط اور پامالی مقدر ہو کر رہ جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ بھارت کے مسلمان مظلوم اور اقلیت میں ہونے کے باوجود فلم خانۂ خدا کی نمائش پر احتجاج کی جرأت کر گئے ہیں تو یہاں کے مسلمان جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے پاکستان حاصل کیا تھا وہ اسلام کے مزاج کے منافی کارروائی پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیوں نہ کریں گے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے استدعا کی ہے کہ وہ پاکستان میں فلم "خانۂ خدا" اور اسی نوع کی دیگر فلموں کی نمائش بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دے تاکہ ایسی روایات قائم نہ ہونے پائیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے وارفتگی متاثر ہو اور پاکستان کو بحیثیت علمبردار اسلام کی ترجمانی کا جو شرف حاصل ہوا ہے وہ اپنی خصوصیت اور تشخص سے محروم ہو جائے۔

مولانا محمد منظور نعمانی

توحید

اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق جو قرآنی بیانات موجود ہیں ان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ اور علیم کل ہے، سب کے ساتھ اور سب کے قریب ہے اور وہ خالق ہے، سب کا خالق و رزاق اور سب کا کارساز و پروردگار ہے۔ وہی اس ساری کائنات کا مالک و حاکم اور فرمانروا ہے۔ اور یہاں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے، اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں جو بلا اس کے حکم کے کچھ کر سکے۔ ہر قسم کی عظمت و کبریائی اسی کے لئے ہے اور وہ بڑی رحمت والا اور نہایت مہربان ہے اور ساتھ ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں اور اس کو کسی کی پروا نہیں۔ اور وہ صاحب عدالت بھی ہے، یعنی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔ اور ان صفات کمال سے موصوف ہونے کے ساتھ وہ ہر اس چیز سے بری بھی ہے جس میں نقص و عیب کا کوئی پہلو اور کوئی شائبہ ہو، اور جو اس کی شان قدوسیت کے خلاف ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ کوئی ہستی ایسی ہے جس میں یہ ساری صفتیں اور سارے کمالات جمع ہیں آپ سے آپ یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ بس وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کی جائے اور محبت و عظمت کے ساتھ اس کے حضور میں سر خم کیا جائے، اور اس کو اپنا مولا اور اپنے کو اس کا بندہ مجبور کر اس کے حکموں پر چلا جائے، اسی سے آس لگائی جائے، اپنی ضرورتوں کے لئے اسی سے دعا کی جائے، مصائب و مشکلات میں اسی سے مدد مانگی جائے، اسی سے امید باندھی جائے۔ اور اسی پر بھروسہ کیا جائے، اسی کی رضا جوئی میں جیا جائے اور مرا جائے، اسی کی حمد و ثنا اور اسی کی تسبیح و تقدیس کی جائے اور اسی کی یاد کو اپنا وظیفہ بنایا جائے۔

اسی لئے قرآن مجید میں بیان صفات کے ساتھ ساتھ اکثر مقامات پر ایک ثابت شدہ حقیقت اور لازمی نتیجہ کے طور پر توحید کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چونکہ توحید قرآن پاک کا خاص الخاص موضوع دعوت ہے اور اس پر دوسرے تمام مسئلوں سے زیادہ زور اسی پر دیا گیا ہے اور قرآن سے پہلے آنے والی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کی تعلیم و دعوت کا مرکزی نقطہ بھی چونکہ توحید ہی کا مسئلہ رہا ہے، اس لئے ہم توحید کے بارے میں قرآن مجید کے بیان کو کسی قدر تفصیل سے اور مستقلاً بھی پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن مجید میں توحید کی تعبیر اتنی وضاحت اور ایسی تفصیل سے کی گئی ہے کہ اس مسئلہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا ہے جو پوری طرح روشنی میں نہ آ گیا ہو اور ظاہر ہونا بھی یہی چاہئے تھا، کیونکہ امتوں اور قوموں نے توحید ہی کے بارے میں ہمیشہ سخت ٹھوکریں کھائی ہیں بلکہ یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ جتنی اور گمراہیوں میں قومیں توحید کے بارے میں مبتلا ہوئی ہیں اتنی کسی دوسرے مسئلے میں گمراہ نہیں ہوئیں۔ حالانکہ اللہ کے تمام پیغمبروں اور مذاہب کے سچے داعیوں نے اپنی اپنی قوموں کو ہمیشہ توحید کی ہی تعلیم دی تھی، بلکہ قرآن مجید کا تو بیان ہے کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جس کو اللہ کے پیغمبروں اور ہادیوں نے توحید کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

(النحل ۵)

اور یقیناً ہم نے ہر قوم میں اپنا پیغمبر (اس دعوت اور پیغام کے ساتھ) کہ صرف اللہ کی بندگی کرو (جو سچا معبود ہے) اور ہر جھوٹے خدا سے بچو۔ اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(الانبیاء ۲)

اور جو پیغمبر بھی ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی اور ان کو یہی پیام دیا کہ میرے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں ہے۔ لہٰذا صرف میری ہی عبادت اور بندگی کرو۔

الغرض یہ واقعہ ہے کہ ہر قوم میں آنے والے اللہ کے پیغمبر اور ہادی نے ہمیشہ توحید کی تعلیم دی لیکن کچھ مدت گزرنے کے بعد اکثر قومیں کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہو گئیں، اور اب بھی یہی ہے کہ بہت سے لوگ اللہ کو مانتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن کسی نہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا ہیں۔

قرآن ہی کا بیان ہے

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ــــــ (یوسف ۱۲)

اکثر لوگ اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں، اور اسی کے ساتھ وہ شرک میں بھی مبتلا ہیں۔

بہرحال ہمیشہ سے شرک انسانوں کی بڑی خطرناک اور بڑی عام بیماری رہی ہے اسی لئے قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب ہدایت ہے اور جس کے بعد انسانوں کے لئے کوئی آسمانی ہدایت نامہ آنے والا نہیں ہے توحید کے مسئلہ کو زیادہ سے زیادہ روشن اور واضح کیا گیا ہے، یکجان تمام رہنماؤں کو بھی بند کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جن سے عملی اعتقادی شرک آ جانے کے آنے کا امکان ہو سکتا تھا۔

قرآن مجید نے صرف یہ کہہ کر توحید کا درس ختم نہیں کر دیا کہ "خدا ایک ہے اس کے سوا کسی کی عبادت و بندگی نہ کی جائے" بلکہ توحید فی الذات کے علاوہ اس نے ایک ایک خدائی صفت کا ذکر کر کے بتلایا کہ یہ صفت صرف اسی میں ہے، اور وہ اپنی ذات کی طرح اپنی صفات میں بھی وحدہٗ لاشریک ہے، اسی طرح اپنے افعال و اختیارات میں بھی وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور پھر اپنے خدائی حقوق میں بھی وہ اسی طرح وحدہٗ لاشریک ہے اس نے توحید کے ان سب پہلوؤں کو اتنا واضح کیا کہ کسی قسم کے اعتقادی یا عملی، جلی یا خفی شرک کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

ہم قرآن مجید کی دعوت توحید کے سلسلے کی چند آیات کو یہاں چند عنوانوں کے تحت ایک خاص ترتیب سے مرتب کر کے پیش کرتے ہیں۔

توحید ذاتی اور توحید الوہیت

توحید کا ایک سادہ سا اجمالی اور جامع عنوان یہ ہے کہ الٰہ یعنی معبود بس ایک ہے، صرف وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے، قرآن مجید میں موقع بموقع اس کو جگہ جگہ دہرایا گیا ہے، چند آیتیں یہ ہیں:

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ

(البقرہ ۱۹)

اور تمہارا معبود بس ایک معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، وہ بڑی رحمت والا نہایت مہربان ہے۔

ایک موقع پر فرمایا کہ

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(آل عمران ۶)

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ اللہ ہی غلبہ اور قابو رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔

ایک اور موقع پر فرمایا

إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا (الصافات ۱)

حق یہ ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے، وہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ساری مخلوق کا پروردگار ہے۔

ایک جگہ اور فرمایا

قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ (الانعام ع ۲)

اے پیغمبر آپ لوگوں سے کہہ دیجئے اور اعلان کر دیجئے کہ معبود برحق بس ایک ہی معبود ہے۔ اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا

فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا

(الحج ۵)

پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، (لہٰذا)

قربانی بھی اسی کی کرو، اور اپنے کو اسی کے سامنے جھکا دو۔

توحید صفات وافعال

توحید کے اوپر کے اس سادہ و مجمل بیان کے علاوہ قرآن مجید صفات و افعال میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی بہ تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ سب کو پیدا کرنے والا، سب کی پرورش کرنے والا، سب کو روزی دینے والا، جلانے والا اور مارنے والا بس اللہ ہی ہے ـــــ اس مضمون کی متعدد آیات صفات کے بیان میں آپ پڑھ چکے ہیں، چند آیتیں یہاں بھی پڑھ لیجئے۔

سورۂ روم میں فرمایا:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (روم ۴)

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر اس نے تم کو رزق دیا، اور تمہاری زندگی کی ضرورتیں مہیا کیں، پھر وہی تم کو وقت آنے پر موت دے گا، اور اس کے بعد تم کو جلائے گا، بتاؤ جن واقعی یا فرضی ہستیوں کو تم نے خدائی حقوق میں شریک ٹھہرا رکھا ہے کیا ان میں سے کوئی ان میں کا کوئی کام بھی کرتا ہے؟ پاک ہے اللہ اور برتر ہے ان کے شرک سے اور شریکوں سے۔

اور سورۂ فاطر میں ارشاد ہے:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ـــ (فاطر ۵)

بتاؤ تو اللہ کے سوا جن شریکوں کو تم پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کیا چیز پیدا کی ہے انہوں نے زمین میں یا ان کی کوئی شرکت ہے آسمانوں میں؟

اور اسی طرح سورۂ فاطر میں ایک جگہ فرمایا:

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر ۱)

کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے، جو زمین و آسمان سے تمہاری روزی کا انتظام کرتا ہے، اس کے سوا کوئی بھی الٰہ و معبود نہیں، پھر کہاں بہکے جا رہے ہو۔

اور سورۂ عنکبوت میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (عنکبوت ۲)

اللہ کے سوا جن ہستیوں کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمہاری روزی کی مالک نہیں، اور تم کو کچھ نہیں دے سکتیں، پس اللہ ہی سے رزق مانگو، اور اسی کی عبادت کرو، اور اسی کا شکر کرو، تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ساری کائنات پر صرف اللہ ہی کا حکم چلتا ہے

قرآن مجید بتاتا ہے کہ زمین و آسمان اور ساری کائنات صرف اللہ کے زیر حکم ہے، جس طرح سب کا خالق و مالک اللہ ہے اسی طرح سب پر حکم بھی صرف اسی کا چلتا ہے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ـــ اعراف ۷

تخلیق بھی اسی کی، اور حکم (فرمان) بھی اسی کا۔

سورۂ قصص میں ارشاد فرمایا:

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (قصص)

بس صرف اسی کا حکم چلتا ہے، اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وہی جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کے سوا کسی کے اختیار میں کچھ بھی نہیں، نہ کوئی کسی کو وجود دے سکتا ہے نہ کسی سے کوئی وجود لے سکتا ہے، نہ موت و حیات پر کسی کا اختیار ہے نہ کوئی کسی کے نفع و نقصان کا مختار ـــ اور نادان اور گمراہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے جن ہستیوں کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے نظام میں ان کا بھی کوئی دخل ہے اور یہ بھی جسے چاہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

قرآن مجید بتاتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے، ان کے بس میں کچھ بھی نہیں، اگر وہ سب بھی جمع ہو جائیں تو اپنے ارادے سے کچھ نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ ایک مکھی اور ایک چیونٹی بھی نہیں بنا سکتے۔ کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتے، کسی کی مدد اور حمایت نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید کا یہ بیان ذرا اسی کے الفاظ میں سنئے:

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ـــ (شوریٰ ۱)

زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا کارساز اور مددگار نہیں۔

سورۂ فاطر میں فرمایا:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ـــ (فاطر ۲)

یہی اللہ تمہارا پروردگار اور مالک ہے اسی کی بادشاہی ہے، اور اللہ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو، وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جیسی کسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی بھی مالک نہیں۔

سورۂ حج میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ

اللہ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے، اگرچہ سب مل کر اس کے لئے کوشش کریں۔

سورۂ سبا میں فرمایا:

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ (سبا ۳)

اے پیغمبر! آپ ان سے کہئے کہ تم اللہ کے سوا جن کو دنیا کا کارساز اور حاجت روا سمجھتے ہو ان کو پکار کے تو دیکھو، زمین و آسمان میں ان کا ذرہ برابر بھی اختیار نہیں ہے، اور نہ ان میں کسی قسم کی ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا مددگار ہے، مطلب یہ کہ نہ کوئی چیز ان کی ملکیت میں ہے، نہ ان کا ساجھا ہے، اور نہ اللہ کو ان سے اپنے کاموں میں مدد لینے کی ضرورت ہے۔

سورۂ زمر میں فرمایا:

قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۭ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (زمر ۴)

اے پیغمبر! آپ ان سے کہئے کہ تم بتاؤ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے، تو کیا وہ اس کو دور کر سکتے ہیں، یا اگر اللہ مجھے اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا وہ اللہ کی رحمت کو مجھ سے روک سکتے ہیں، ہرگز نہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ مجھے کافی ہے، اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں فرمایا:

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ (شوریٰ ۱)

کیا انہوں نے اللہ کے سوا کچھ کارساز بنا رکھے ہیں، پس اللہ ہی سب کا کارساز ہے۔

نظام عالم کو تھامنے والا صرف اللہ ہے

قرآن کہتا ہے کہ زمین و آسمان کے نظام کو بغیر شرکت غیرے صرف اللہ ہی چلا رہا ہے اور وہی اس کو تھامے ہوئے ہے، اگر وہ ایک لمحہ کے لئے اس کو چھوڑ دے، تو کوئی دوسرا اس کو تھام نہیں سکتا اور پھر ساری کائنات آن کی آن میں تنکے کی طرح اڑ جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام صاف اور خوشخط لکھئے

مولانا محمد اسماعیل صاحب شیخ الحدیث کی یاد میں

(مولانا عبدالغفار حسن استاذ مدینہ یونیورسٹی۔ مدینہ طیبہ)

مولانا مرحوم و مغفور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنتے ہی دل پر چوٹ سی لگی۔ انتہائی صدمہ ہوا علماء کا [illegible] کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن ان کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کے پر ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ منبر و [illegible] تعلیم و تعلم [illegible] منتظر رہا ہے۔ مولانا مرحوم کا مستقل [illegible] اخلاص، سادگی، سنت نبوی سے عشق، [illegible] خطابت یہ وہ اوصاف ہیں جن کی بنا پر ان کی یاد کبھی بھی دل سے فراموش نہ ہو سکے گی۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ۔

مولانا مرحوم سے میرے دیرینہ مراسم تھے۔ بڑی محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا محترم مرحوم نے ازراہ محبت سے کہا میں نے آپ کے والد مرحوم (مولانا حافظ عبدالستار رحمانی) سے تفسیر ابن کثیر پڑھی ہے۔ ۱۹۲۶ء میں جماعت کے لئے گوجرانوالہ میں حاضری دی تھی۔ نہایت ہی اخلاص و محبت سے پیش آئے۔ افسوس ہے کہ ۱۹۴۰ء میں مرحوم گوجرانوالہ میں حاضری کا موقع نہ مل سکا۔ اس کا ملال ہی رہے گا۔ ۱۹۴۸ء میں ملتان میں سرکاری تقریب کا [illegible] مولانا مرحوم کی رفاقت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ قریب رہ کر مولانا کے تواضع و بے تکلفی کے جوہر بھی نمایاں ہوئے۔ وسعت علم کے ساتھ وسعت ظرف بھی بہت بڑی نعمت ہے مولانا مرحوم اس سے بہرہ یاب تھے۔

ایسا بھی ہوا کہ مولانا کے حکم سے امامت کرنے کا بھی موقع میسر آیا، حالانکہ ان کی موجودگی میں خود انہی کی مسجد میں یہ جسارت مجھ جیسے کے لئے موزوں نہ تھی۔ لیکن تعمیل حکم کی بنا پر آگے بڑھنا ہی پڑا۔

مرحوم کی وسعت قلب اور اختلافی مسائل میں تحمل و رواداری کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک مرتبہ مولانا [illegible] صاحب اور راقم الحروف دونوں مولانا محترم مرحوم کی مسجد میں پہنچے۔ عشاء کا وقت تھا۔ مولانا محمد چراغ صاحب مولانا مرحوم کے اشارہ سے بے تکلفی کی بنا پر خود آپ کی امامت کے لئے آگے بڑھ گئے۔ یہ عجیب منظر تھا امام حنفی المسلک، مقتدی سب اہل حدیث، مسجد بھی اہل حدیث حضرات کی۔

فرقہ وارانہ تنگ نظری کی فضا میں یہ منظر واقعی عجیب اور حیرت انگیز تھا۔ اسی سلسلہ میں [illegible] کہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب [illegible] سرگرم مجاہد [illegible] تھے۔ ایک مرتبہ مدرسہ [illegible] کا جلسہ [illegible] جمعیۃ علماء ہند [illegible] مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مرحوم مغفور نے نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ ان جلیل القدر اکابر کی موجودگی میں پہلے تو آگے بڑھتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی۔ لیکن الامر فوق الادب کی بنا پر تعمیل حکم ضروری تھی۔ یہ منظر بھی عجیب تھا مقتدی سب حنفی تھے مسجد [illegible] کی تھی، اکابر علماء دیوبند نماز میں صف بستہ تھے اور ایک اہل حدیث نوجوان عالم امامت کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ کیا اب بھی اس قسم کی رواداری اور بے تعصبی کا منظر مشاہدہ میں آ سکتا ہے۔ یا اب بھی اس قسم کے طعنے سننے میں آتے رہیں گے کہ فلاں مسلک والے قرآن پر عمل نہیں کرتے اور فلاں فرقہ والے حدیث کے تارک ہیں۔

۱۹۴۳ء میں یا اس کے بعد جماعت اسلامی سے وابستگی کے موضوع پر طویل مراسلت ہوئی۔ اس سلسلہ کے متعدد مکاتیب ابھی تک بطور یادگار میرے پاس محفوظ ہیں۔ مسلک اہل حدیث سے غایت درجہ شغف کے باوجود مشترک امور میں دوسری جماعتوں اور فرقوں سے تعاون کرنے میں کبھی مولانا مرحوم نے تامل نہیں کیا۔ نظام اسلامی کے قیام کی جدوجہد میں مرحوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جماعت اسلامی کی طرف سے جب درخواست کی گئی کہ اس سلسلے میں جامع مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ میں مولانا محمد علی [illegible] کو خطبہ جمعہ پڑھنے کا موقع دیا جائے تو محترم مولانا مرحوم نے بڑی فراخ دلی سے اس کو قبول فرمایا۔ اسی تعاون کے ساتھ مسلک اعتدال کے بارے میں جو ان کی دیانت دارانہ اور حقیقت پسندانہ رائے تھی اس کے اظہار سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ ان کی اس جاندار مخلصانہ سنجیدہ تنقید سے حدیث کے بارے میں بہت سے اہم گوشے نمایاں ہو گئے۔

تبحر علمی اور ذوق مطالعہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ خطباء اور واعظین حضرات چند رٹے رٹائے مضامین کے علاوہ ذوق مطالعہ سے محروم ہوتے ہیں۔ ان کی دینی معلومات چند مسائل تک محدود اور ان کی دنیوی معلومات صفر کے برابر ہوتی ہیں۔ مولانا مرحوم کی ذات میں وسعت مطالعہ کی بنا پر جدید و قدیم معلومات کا حسین امتزاج تھا۔ مولانا مرحوم کو تصنیف و تالیف کے میدان میں جولانی دکھانے کا کم موقع ملا ہے۔ اس کے باوجود جو کچھ لکھا ہے اس سے تبحر علمی، وسعت مطالعہ اور ذوق تصنیف کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

نظم کی پابندی

۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء میں [illegible] آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ [illegible] مولانا ثناء اللہ امرتسری [illegible] جلسہ ہو رہا تھا۔ مقررین کی تعداد زیادہ تھی اس لئے مولانا مرحوم کو تقریر کے لئے صرف نصف گھنٹہ دیا گیا۔ ہزاروں کا مجمع تھا۔ مولانا مرحوم اپنی سحر بیانی سے پورے جلسے پر چھائے ہوئے تھے۔ ہر شخص اپنی جگہ محو تھا۔ ابھی سامعین کی پیاس بھی بجھنے نہیں پائی تھی کہ مقررہ وقت ختم ہو گیا۔ مولانا مرحوم نے ایک لمحہ کا توقف کئے بغیر اپنی تقریر ختم کر دی۔

میرے سامنے کی بات ہے کہ دوسرے دن ایک صاحب نے شکایت اور خوشامد کے انداز میں کہا۔

"مولانا! آپ کی تقریر بڑی اثر انگیز تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ کو وقت بہت کم دیا گیا؟"

مولانا مرحوم نے انتہائی برہم ہو کر ڈانٹتے ہوئے اس قسم کے شکوہ و شکایت کو سختی کے ساتھ روک دیا۔

یہ مولانا محترم کی سیرت کی چند جھلکیاں ہیں جو بے ساختہ تحریر میں آ گئیں۔

خط و کتابت

کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ اپنا نام اور مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔

(ادارہ)

مراسلات و اطلاعات

مغربی پاکستان طبی کانفرنس کا شاندار اجتماع

مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع سے دو سو (۲۰۰) سے زیادہ مندوبین نے شرکت کی

مغربی پاکستان طبی کانفرنس کا خاص اجلاس زیر صدارت گذشتہ اتوار لاہور میں منعقد ہوا۔ سرحد، سندھ، کراچی اور پنجاب کے مختلف اضلاع سے دو سو سے زیادہ مندوبین اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں طبی کمیٹیوں کے عہدیداروں کی اس کثیر تعداد میں شمولیت سے اطباء نے اس حقیقت کو آشکارا کر دیا کہ طبی کانفرنس اطباء کی نمائندہ جماعت ہے اور کانفرنس کے ایک اشارے پر ملک کے طول و عرض سے اطباء جمع ہو جاتے ہیں۔ اطباء کو اجمل اعظم کی اس یادگار جماعت سے کس قدر گہری وابستگی ہے۔ اطباء نے مختلف مسائل پر دو ٹوک انداز میں اظہار رائے کیا۔ جلسہ میں بحث کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ اس گفتگو سے اس زندگی کا پتہ چلتا ہے جو کہ اطباء کی مرتعش رگوں میں موجزن ہے۔

حکیم سید پیر فتح شاہ ہاشمی راولپنڈی نے صدارت کی۔ پروفیسر حکیم نیر واسطی نے اجلاس کا افتتاح کیا۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ حکیم احمد حسن امرتسری نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکیم اجمل خاں مرحوم کی قیادت میں جس طبی تحریک کا آغاز ہوا، پاکستان میں کامران ہوئی ہے۔ حکیم احمد حسن نے مطالبہ کیا کہ رجسٹرڈ اطباء کو حقوق دیئے جائیں۔ حکیم نور احمد نے کہا کہ اطباء کو بھی طبی کانفرنس اور اس کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ حکیم غلام حیدر سہیل نے کہا کہ طب کی ترقی کے لئے اطباء کا اتحاد و اتفاق ضروری ہے۔ طبی تحقیق اور نصاب کے لئے طبی بورڈ کو فاضل اطباء اور صاحب علم اصحاب سے مشورہ کرنا چاہئے۔ حکیم سہیل نے کہا کہ نو ... کا مسئلہ محض قدیم و جدید کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ طب کی حدود کے تعین کا مسئلہ ہے۔ محض قدیم و جدید کی اصطلاح مبہم ہے۔ حکیم یوسف حسن راولپنڈی نے کہا کہ پاکستان طبی کانفرنس ہی اطباء کی نمائندہ جماعت ہے۔ ہم اس امر کا عہد کرتے ہیں کہ اس جماعت کو مزید زیادہ منظم اور مضبوط بنائیں گے تاکہ اطباء اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔ حکیم ... نے کہا کہ جس طبی تحریک کا آغاز حضرت مسیح الملک نے کیا تھا پاکستان میں حضرت شفاء الملک کی قیادت میں کامران ہوئی ہے۔ طبی کانفرنس ہمارا عظیم اثاثہ ہے۔

محترم عبد المجید حقیقی نے اپنی تقریر میں طبی کانفرنس کی خدمات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اسی جماعت کی مساعی و کاوش کی بدولت حکومت نے دیسی طبیبوں کو تسلیم کیا ہے۔ حکیم ... نے اطباء کو ... کیا جو کہ انتشار کا سبب ہیں۔ حکیم مولانا عبد الرحیم اشرف نے کہا کہ اس مرحلہ پر ہمیں اتحاد و اتفاق کی شدید ضرورت ہے۔

حکیم عبد الرحمٰن آزاد نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ جماعتی آئین و ضوابط کی پابندی کرنی چاہیے۔ حکیم عبد الحمید ملتان نے کہا کہ اطباء کی ایک ہی نمائندہ جماعت پاکستان طبی کانفرنس ہے۔

حکیم بشیر احمد کراچی نے اطباء پر زور دیا کہ وہ طبی تحقیق کی جانب توجہ دیں۔ حکیم محمد طالب، حکیم عبد اللہ (سیالکوٹ)، حکیم غلام یزدانی (ملتان)، حکیم نذر محمد انصاری (جھنگ) نے مختلف قراردادیں پیش کیں۔ جلسہ میں کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ پاکستان طبی کانفرنس کی مجلس عاملہ سے سفارش کی گئی کہ مجلس عاملہ طبی کانفرنس کی تنظیم کے استحکام کی تدابیر پر غور کرے اور رجسٹرڈ اطباء کے حقوق کی حفاظت اور طبی رجسٹریشن ایکٹ میں ترامیم کے لئے سرگرم عمل ہو۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ یونانی مفردات کی نایابی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یونانی دواؤں کو درآمد کرنے کی اجازت دی جائے اور یونانی دوا ساز اداروں کو ان کی فرم کے اعتبار سے ... فیصدی لائسنس دئے جائیں۔ ایک تجویز کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اطباء اور یونانی دوا ساز اداروں کو ... کنٹرول نرخوں پر مہیا کی جائے۔

ایک تجویز کے ذریعے فیصلہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان طبی کانفرنس کا ایک دفتر راولپنڈی میں بھی کھولا جائے۔

ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پر زور دیا گیا کہ طب یونانی کی علیحدہ نظامت قائم کی جائے اور تجربہ کار اطباء کو یونانی ڈرگ انسپکٹر مقرر کیا جائے۔

طبی کانفرنس نے مطالعہ طب کی تحریک کا خیر مقدم کیا اور اسے طب یونانی کی ترقی کے لئے ضروری اور لازمی قرار دیا۔ طبی کانفرنس نے حکومت پر زور دیا کہ منظور شدہ طبی درسگاہوں کو معقول گرانٹ دی جائے۔ اس قرارداد کے ذریعے حکومت پر زور دیا گیا کہ اطباء کو صحت و مرض کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے، ہر قسم کی جدید و قدیم دوائیں استعمال کرنے اور درس نظامی، علوم شرقیہ کے فارغ التحصیل حضرات کو بھی طبی درسگاہوں میں داخلہ کی اجازت ہو۔

ایک قرارداد کے ذریعہ اطباء سے اپیل کی گئی کہ وہ پاکستان طبی کانفرنس میں شامل ہوں جو کہ اطباء کی نمائندہ طبی جماعت ہے۔ طبی کانفرنس نے تیار شدہ دواؤں سے محصول چنگی معاف کرنے کی سفارش کی تاکہ عوام کو سستے داموں دوائیں میسر آ سکیں۔ ایک تجویز کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ہر تحصیل ہسپتال میں یونانی وارڈ قائم کئے جائیں تاکہ عوام حسب منشاء علاج سے استفادہ کر سکیں۔

طبی کانفرنس نے نادر طبی کتب کی اشاعت پر زور دیا۔ دوائوں کی کاشت کو ... اور یونیورسٹیوں میں خصوصی شعبے قائم کرنے کی اپیل کی گئی۔

پنجاب کے تاجروں کے ہمراہ اطباء کے وفد بھیجنے کے لئے حکومت پر زور دیا گیا۔ اسلامی ملکوں میں طب یونانی کی ترویج کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے ڈسٹرکٹ کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے اراکین اور عہدیداران پر زور دیا گیا کہ صوبائی حکومت کی ہدایات کے مطابق یونانی شفاخانے جاری کریں۔

ایک قرارداد کے ذریعے طب اسلامی کی تاریخ کی تدوین پر زور دیا گیا اور یونیورسٹیوں کے ارباب بست و کشاد سے اپیل کی گئی کہ وہ طب اسلامی کی مسند قائم کریں تاکہ طب میں مسلمانوں کے علمی کارناموں کو مرتب کیا جا سکے۔

طبی کانفرنس نے میونسپل کمیٹی جھنگ سے مطالبہ کیا کہ دیسی ادویات کی فروخت اور تیاری پر لائسنس عاید کرنے کی تجویز میونسپل کمیٹی جھنگ کے زیر تجویز ہے اسے واپس لیا جائے۔

غلام حیدر۔ آفس سکرٹری

پاکستان طبی کانفرنس

پاکستان میں قومی یکجہتی اور استحکام کے لئے قومی پیمانہ پر جماعتی تنظیم کرنے کی ضرورت ہے ایسی جماعتیں جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں یکساں مقبول ہوں۔

پاکستان طبی کانفرنس ہر قسم کی منظم اور فعال جماعت ہے طبی کانفرنس ملک کے ساٹھ ہزار اطباء اور ویدوں کی نمائندہ جماعت ہے اس کی شاخیں ملک کے دونوں حصوں میں ہیں۔ مشرقی پاکستان میں اس کی بنیاد مشہور ادیب شفاء الملک حکیم حبیب الرحمان نے رکھی تھی۔

مشرقی پاکستان کے اطباء کے عظیم رہبر حبیب طبیہ کالج ڈھاکہ اور گورنمنٹ طبیہ کالج سلہٹ میں طب یونانی کی تعلیم اردو زبان میں دی جاتی ہے۔ اطباء طب یونانی کی اردو کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ... مشرقی پاکستان میں اطباء کے اس تاریخی کردار میں اطباء کی ترقی تنظیم پاکستان طبی کانفرنس کا بھی دخل ہے۔ پاکستان طبی کانفرنس کے زیر اہتمام مشرقی اور مغربی پاکستان میں اطباء کے ملک گیر اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں مشترکہ مسائل پر غور کیا جاتا ہے اور طب کی ترقی کے لئے پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔

مغربی پاکستان طبی کانفرنس کی تیرہ سو سے زیادہ شاخیں ہیں جو کراچی سے خیبر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ پاکستان طبی کانفرنس حضرت اجمل اعظم کی آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی آئینی جانشین جماعت ہے اس جماعت کے صدر شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی اور جنرل سیکرٹری حکیم نیر واسطی اور محمد یحییٰ خاں جلال جیسی شخصیات شامل ہیں۔

طبی کانفرنس نے پاکستان میں طبی تحریک کی قیادت کی، جس کا آغاز مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم نے کیا تھا۔

مولانا وحید الدین خان

کیا تمام مذاہب سچے ہیں؟

ایک مسافر ریلوے اسٹیشن میں داخل ہوا اور اس نے پوچھ گچھ کی کھڑکی پر جا کر دریافت کرنے کو کہ میں بمبئی جانا چاہتا ہوں۔ بتائیے مجھے کس ٹرین سے جانا چاہئے۔ اس کو جواب ملا: اگر متعلقہ شخص یہ کہہ دے کہ تمہارے سامنے ایک درجن پلیٹ فارم ہیں ہر پلیٹ فارم پر ٹرین آتی نظر آ رہی ہیں ان میں سے جس ٹرین میں تم بیٹھ جاؤ گے وہ تم کو بمبئی پہنچا دے گی۔ تو ایسا کہنے والے کو وہ مسافر شاید کبھی ایک منٹ کے لئے معاف نہیں کرے گا کیونکہ ظاہر ہے کہ اس شخص کے پاس صحیح جواب کی اطلاع نہیں ہے۔ [illegible] معقول بات جب مذہب کے بارے میں کہی جاتی ہے تو وہی [illegible] کے طور پر سمجھی جاتی ہیں اور بڑے بڑے [illegible] ان خیالات کو چھپا کر ساری دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ دنیا کے ہر شہر کا ہر مسافر جانتا ہے کہ وہاں سے بہت سی جانے والی ٹرینوں میں کوئی مخصوص ٹرین ہی ہو سکتی ہے جو [illegible] اس کا نام [illegible] وہ آدمی کو اس کی منزل تک پہنچا دے گی [illegible] منزل تک پہنچ جائیگا۔

وحدت ادیان کے مبلغین

جو لوگ اس قسم کا نظریہ پیش کرتے ہیں ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

مہاتما گاندھی فرماتے ہیں:

"میرا [illegible] مجھے تمام مذاہب [illegible] صداقت پر [illegible]"

مختلف مذاہب [illegible] راستے ہیں جو ایک ہی مرکز کی طرف جا رہے ہیں۔

([illegible])

[illegible] کے نزدیک یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام بڑے بڑے مذاہب ایک ہیں اور ان کے درمیان [illegible] فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ [illegible]

ڈاکٹر رادھا کرشنن تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] آخری حقیقت کو جاننے اور اس کو حاصل کرنے کے [illegible] مختلف ہو سکتے ہیں جبکہ [illegible] صداقت صرف انہیں کے پاس ہے۔

اس سلسلہ میں وہ لکھتے ہیں۔

اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا دین حق ہے تو دوسرے [illegible] اپنے مذہب کو پھیلانے میں [illegible] اخلاقی

[illegible] روحانیت اور تہذیب کی [illegible] میں ہندو ازم [illegible] کوئی [illegible] عقیدہ نہیں ہے [illegible] ہندو کے نزدیک ہر مذہب سچا ہے [illegible] والے [illegible] اور دیانتداری کے ساتھ اس کی پیروی کریں۔

ہندوستان کے مشہور مورخ ڈاکٹر تارا چند نے [illegible] کو ہندوستان کی خصوصیت قرار دیا ہے اور دوسروں کے [illegible] ایک بہترین اصول [illegible] ڈاکٹر [illegible] آخر لکھتے ہیں۔ دنیا مذہب اور زندگی کے [illegible]

کے دائرے میں رہ سکتے ہیں۔ اس کو اس سے بحث نہیں کہ طالب حق نے اپنا سچائی تک پہنچنے کا [illegible] میں دیکھا ہے یا چرچ اور مسجد کی عبادتگاہ میں ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد کسی ایک مذہب کی صحت پر اصرار کرنے کو مذہبی جنون قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سچائی ایک ہے۔ اگرچہ لوگ اس کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ یہ [illegible] کے زمانے سے ہمارا اصول رہا ہے ہم ہمیشہ یہ یقین کرتے رہے ہیں کہ آخری منزل تک مختلف راستوں سے پہنچا جا سکتا ہے" جو راستہ اختیار کیا جائے [illegible] وہ دوسروں پر [illegible] کوشش [illegible] اسی وجہ سے مختلف فرقوں اور مختلف مذہبی افکار رکھنے والے [illegible] اس ملک میں [illegible] ساتھ رہ سکیں۔ اور ان کے [illegible] اجنبیت اور [illegible] اس کے برعکس بہت سے مذاہب کا ایک خاص عقیدہ یہ بھی ہے کہ سب لوگوں کے لئے سچائی تک پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے اور جو شخص بھی اس کو نہیں مانے گا یا اس پر نہیں چلے گا وہ کبھی بھی انسانیت کی اصلی منزل [illegible] تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایک [illegible] جو فطری طور پر اس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اگر میرا راستہ ہی ایک صحیح راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے گمراہ کن ہیں تو یہ میری ذمہ داری ہو جاتی ہے کہ دوسروں کو بھی اسی راہ پر لاؤں [illegible] دوسرے لوگ [illegible] قرار پاتا ہے۔"

یہ تصور ہندوستان کا بہت [illegible]

چنانچہ یہاں کی قدیم ترین کتاب رگ وید میں یہ نظریہ موجود ہے۔ اشوک نے اپنے زمانے میں پتھر کے ستونوں پر جو فرامین کندہ کرا کر نصب کرائے تھے۔ ان میں سے بارھواں فرمان یہ تھا۔

"جو شخص اپنے مذہب کی تعظیم کرتا ہے اور [illegible] عقیدت میں اسے دوسرے مذہب پر فوقیت دیتے [illegible] مذہب کی تحقیر کرے تو وہ یقیناً خود اپنے مذہب کو نقصان پہنچاتا ہے [illegible] جو چیز پسندیدہ ہے وہ [illegible] ہم آہنگی ہے۔"

حق پرستوں کا یہ اعلان ہے جاؤ! کہدو

حق اپنے [illegible] میرا ایمان ہے جاؤ! کہدو
زندگی کا یہی [illegible] ہے جاؤ! کہدو

آج موجوں سے [illegible] سفینے والے
آج ہر موج میں طوفان ہے جاؤ! کہدو

برتری کا [illegible] اسیر [illegible]
اب ذرا دیر کا مہمان ہے جاؤ! کہدو

حق کی اٹھتی ہوئی آواز نہیں دب سکتی
حق پرستوں کا یہ اعلان ہے جاؤ! کہدو

ہم کبھی سر نہ جھکائیں گے در باطل پہ
اہل ایمان کی یہی شان ہے جاؤ! کہدو

ساری دنیا کو سمجھتا ہوں میں گلشن اپنا
حب گلشن میرا ایمان ہے جاؤ! کہدو

ہم محبت پہ کبھی حرف نہ آنے دیں گے
دل فگاروں کا یہ اعلان ہے جاؤ! کہدو

شمع توحید کی لو اور ذرا تیز کر دو
ظلمتوں میں ابھی انسان ہے جاؤ! کہدو

ہم نے ہر دل میں جلائے ہیں محبت کے چراغ
میری منزل بہت آسان ہے جاؤ! کہدو

جان ہم راہ صداقت میں دیئے جاتے ہیں
یہ بھی ایک زیست کا سامان ہے جاؤ! کہدو

جلوۂ حق پہ سیاہی کے دھندلکے کیوں ہیں
اب یہی وقت کا فرمان ہے جاؤ! کہدو

ہم ادیب اب کسی غیر کے ممنون نہیں!
ہم پہ اپنوں ہی کا احسان ہے جاؤ! کہدو

ماجد ادیب [illegible]

سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہے۔ ہندو کا فلسفۂ مذہب ایک تجرباتی بنیاد سے شروع ہوتا ہے اور [illegible] اس کا انحصار ایک خاص قسم کی روحانی زندگی یا تجربہ کے حصول کے [illegible] ہے۔ [illegible] اور اپنے [illegible] ہر عقیدہ اور ہر نظام جو آدمی کی روح کو اوپر اٹھائے وہ صحیح مانا جائے گا [illegible] روحانی [illegible] طریقوں کا مجموعہ ہے [illegible] مختلف عقیدوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس

جا سکتا ہے اور آدمی منزل تک پہنچنے کیلئے جو راستہ بھی اختیار کرے گا اسی سے وہ منزل تک پہنچ جائے گا اس لئے کسی کو بھی دوسرے [illegible] کی ضرورت نہیں ہے [illegible] ایک ہی منتہا کی طرف [illegible] کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ سچائی تک پہنچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے یا یہ کہ [illegible] صحیح راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے غلط اور گمراہ کن ہیں۔ [illegible] اس ملک میں بھی [illegible] ایک شخص

وحدت ادیان پر تبصرہ

اب ذرا اس عقیدے کا تجزیہ کیجئے [illegible] سب سچے ہیں کا مطلب کیا ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مذہب جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سب کا سب حقیقت ہے۔ اگر تمام مذاہب کے برحق ہونے کا مطلب یہ ہو تو [illegible] کسی بھی طرح یقین نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مختلف مذاہب [illegible] میں کافی اختلاف ہے۔

مولانا مفتی سیاح الدین صاحب - اور سردار محمد اجمل خاں لغاری کے صدمات غم

اس مہینے دو غم انگیز خبریں وصول ہوئیں - پہلی اطلاع تو محب مکرم سردار محمد اجمل خاں لغاری صاحب کی والدہ محترمہ کی وفات کی تھی اور دوسری محترم و مکرم مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل، صدر مدرس اشاعت العلوم ڈل پور کی مرحومہ و مغفورہ والدہ کی رحلت کی تھی۔ اللھم اغفر لھما مغفرۃ تامۃ من عندک وارحمھما انک انت الغفور الرحیم۔

ماں — اتنا محبوب، دعائیں دینے والی شفقت اور بے پناہ اخلاص سے بھرپور اور ناقابل تمثیل جذبات محبت کا مجموعہ ہے جس کی حلاوت الفاظ و حروف میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عجیب رشتہ اپنی حکمت خاص سے قائم فرمایا ہے اور انسانی زندگی کا بہترین سہارا بھی ہے۔ اور عظیم ترین سرمایہ بھی۔

ماں — کی موجودگی کو اس انداز سے تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی گھنی، بھاری اولاد، بالخصوص نیک سیرت فرمانبردار اور خدمت گزار بچوں کے لئے خواہ بچے خود بڑے صاحب اولاد کیوں نہ ہوں، ماں کی نگاہ میں بچے ہی ہیں اور ان کے لئے، ماں کے ہاتھ ہی دعا کے لئے اٹھے نہیں رہتے ان کی ہر دعا مقبول، دعا ہے اور یہ حقیقت بھی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں کہ ماں کی دعا اور عرش الٰہی کے مابین کوئی حجاب حائل نہیں ہو سکتی بجز شرک اور قطع رحمی کے خدمت، احسان و آداب کے جو نالائق بچے کی جانب سے سرزد ہوں۔

ماں کی دعائیں ایک ایسا باب رحمت ہے جو جب تک کھلا رہتا ہے ہم جیسے کم نگاہ اس سے وارد ہونے والی رحمتوں، عافیتوں اور بھلائیوں کو دیکھ نہیں سکتیں لیکن جب آئین فطرت کے مطابق یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ ایک ایسی کمی، ایک ایسا خلا اور زندگی کی حرارت میں ایک ایسی ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں جس کا احساس روز بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے مگر تلافی کی کوئی صورت اس کے سوا میسر نہیں کہ شفیق ماں کے لئے اولاد مسلسل دعائیں کرے، ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرے، صدقہ و عبادات سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کو اپنے معمولات کا ایک جزو بنا لے۔ ہمارے یہ دو احباب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ انہوں نے زندگی بھر اپنی مشفق ماؤں کی دعائیں لیں۔ سعادت اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کی اور ان کی وفات کے بعد توقع ہے کہ یہ حضرات اس سعادت کی طرح صدقات جاریہ اور دوسری عبادات سے رحمت الٰہی کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ بزرگ ہستیوں کو اپنے جوار خاص میں جگہ عطا فرمائیں، ان کی کوتاہیوں اور غلطیوں سے عفو و درگذر فرمائیں۔ اور ان کے درجات بلند فرمائیں۔

اللھم آمین

یونانی اور ہومیو ایکٹ میں ترمیم؟

حسب یونانی آیورویدک اینڈ ہومیو پیتھک پریکٹیشنرز

ازسر نو قانون پر بیگم خدیجہ جی اسٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اس میں یونانی آیورویدک اینڈ ہومیوپیتھک بورڈز کو بعض فیس وصول کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے تاکہ ان فیسوں سے بورڈوں کے اخراجات کی کفالت ہو سکے۔

یہ ترمیم بجا اور اس سے دونوں بورڈوں کو کسی حد تک سہولت میسر آ سکے گی کہ وہ اپنے اپنے رجسٹرڈ معالجین سے فیس وصول کر کے اپنے اپنے فنون کے بارے میں کچھ مفید اقدامات کر سکیں، لیکن اس ترمیم سے نہ تو رجسٹریشن قانون کی خامیاں دور ہوئیں اور نہ ہی اطبا، ہومیو پیتھ معالجین کی مشکلات میں کمی واقع ہوئی۔

اصل مسائل جو ہومیو معالجین اور بالخصوص اطبا کو درپیش ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ یونانی طبیہ کالجوں میں داخلے کی بنیادی صلاحیت میٹرک پاس ہونا ضروری قرار دی گئی ہے اور صورت حال یہ ہے کہ ایک جانب تو طب اسلامی کی بنیادی کتب عربی اور فارسی میں ہیں، اور یہ بات کسی بھی ہوشمند پر مخفی نہیں کہ تراجم، اصل کتب کا کبھی بھی بدل نہیں ہو سکتے، ان سے گذارہ تو کیا جا سکتا ہے، علمی مہارت اور وسعت نظر ان سے پیدا نہیں ہو سکتی۔

ایک عربی دان جس طرح قانون شیخ، شرح اسباب، دوسری عربی کتب سے اور ایک فارسی پر عبور رکھنے والا جس انداز سے مفرح القلوب، اکسیر اعظم اور رموز اعظم سے استفادہ کر سکتا ہے، انگریزی کا ایم اے بھی اس درجہ استفادہ ان کتب سے نہیں کر سکتا۔

ثانیاً طب اسلامی کے چار سالہ نصاب کا آغاز ہدیہ سعیدیہ اور مرقاۃ سے ہوتا ہے، یہ دونوں کتابیں پہلے سال کی اولین شش ماہی میں پڑھایا جانا ضروری ہیں۔ ہدیہ سعیدیہ فلسفہ کی کتاب ہے اور مرقاۃ منطق کی، دونوں کی زبان عربی ہے اور کوئی ایسا طالب علم انہیں نہ پڑھ سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے جس کی بنیادی تعلیم عربی نہ ہو اور جس نے کم از کم تین چار برس، عربی درس گاہ میں نہ گذارے ہوں۔

ثالثاً طبی درس گاہوں کی جانب زیادہ رجحان، دینی دار طبقات اور علوم مشرقی سے شغف رکھنے والوں کا ہے جیسا کہ انگریزی پڑھنے والوں کی توجہ ایلوپیتھی کی جانب ہے۔

ان ہر سہ پہلوؤں کا قطعی تقاضا ہے کہ میٹرک کے ساتھ عربی تعلیم، درس نظامی اور علوم مشرقی کی اسناد کو یکساں حیثیت دیا جانا ازبس ضروری ہے۔

اور اشد ضروری ہے کہ یہ ترمیم مرکزی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں ہی ہونا چاہیے تاکہ پڑھنے والے کالجوں کے اس سال کا داخلہ اتنا تو ہو جائے جس سے یہ کالج کچھ کما سکیں، اور طب اسلامی کو اس ماحول میں پنپنے اور زندہ رہنے کا موقع میسر آ سکے۔

۲۔ طبی قانون میں اطبا کو بیماری، پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ دینے کے حق سے محروم کیا گیا ہے، یہ صریح بے انصافی ہے۔ اگر ایک طریق علاج کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور اس فن کے حاملین کو بحیثیت معالج رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے تو یہ بات ناقابل فہم ہے کہ ان معالجین کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ اپنے زیر علاج مریضوں کو سرٹیفکیٹ لکھ سکیں اور کسی کی پیدائش اور موت کی تصدیق کر سکیں۔

علاوہ بریں اگر یونانی و ہومیو معالجین کو اپنے زیر علاج مریضوں کو سرٹیفکیٹ دینے کا حق حاصل نہیں تو ظاہر ہے سرکاری ملازمین ان ہر دو نظام ہائے طب کے معالجین کی جانب رجوع نہیں کریں گے اور اس کا مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں ہو گا کہ یونانی اور ہومیو پیتھی کو جزوی تسلیم کیا گیا ہے اور ملک کی اہم آبادی کو ان سے استفادہ سے محروم رکھا گیا ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر قرین دانش اور تقاضائے انصاف یہ ہے کہ یونانی اور ہومیو معالجین کو مرض، پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ دینے کا مجاز قرار دیا جائے۔

۳۔ تیسری اہم ترمیم یہ ضروری ہے کہ ہر معالج کو تمام اقسام ادویہ سے استفادہ کا حق ملنا چاہیے یہ ستم ظریفی سے کم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہومیو پیتھی معالجین، طب یونانی اور ہومیو پیتھی میں معمول، کچلہ، سنکھیا، پارہ، شورہ، گندھک، افیون، (بیلا ڈونا) بیش (اکونائٹ) اور اسی طرح تمام ادویات مفردات کو جس صورت میں چاہیں استعمال کریں۔ لیکن یونانی اطباء پر یہ پابندی عائد کر دی جائے کہ اگر کچلہ ہاون دستہ سے کوٹا جائے تو وہ اسے استعمال کر سکتے ہیں اور اگر اسے گرینڈل مشین سے پیس کر اس پر نکس وامیکا (nuxvomica) کا لیبل لگا دیا جائے اور سنکھیا پر آرسنک (ARSNIC) کا لیبل چسپاں کر دیا جائے تو اسے استعمال کرنے پر ان کا چالان کر دیا جائے اور انہیں مستوجب سزا قرار دیا جائے۔

دواؤں پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہیے خواہ یونانی معالج ہوں یا ہومیو پیتھ، ایلوپیتھ ہوں یا وید — دوائیں سب کی مشترک متاع ہیں، اور ہر کسی کو بشرط صلاحیت ان کے استعمال کا حق ملنا چاہیے۔

یہ چند نہایت اہم اور ضروری ترامیم ہیں، جو طبی قانون میں ہونے چاہییں۔ ہم حکومت وزارت صحت سے استدعا کرتے ہیں کہ ان ترامیم کو اسی سیشن میں شامل قانون کرائیں، وہاں ہم اطباء پاکستان کی نامور اور نمائندہ جماعت مرکزی پاکستان طبی کانفرنس کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنا ایک وفد جلد از جلد اسلام آباد بھیجیں جو ان ترامیم کے لئے فضا ہموار کرے اور چند روز وہاں قیام کر کے [illegible] کو انہیں اپنانے پر مجبور کرے۔

★ ★ ★

اپنا وطن اپنی بات

سرخ فیتہ

صدر ایوب نے حکم دیا ہے کہ عوامی مسائل حل کرنے میں سرخ فیتہ کے خاتمہ کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ مرکزی حکومت جو مسائل کو حل کرنے کے لئے صوبائی حکومتوں سے سپرد کئے جاتے ہیں ان کے تصفیہ میں غیر ضروری تاخیر کے سدباب کی ذمہ داری صدر کے مشیر سید فدا حسن کے سپرد کی گئی ہے۔ صدر نے ہدایت کی ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان ہونے والی خط و کتابت کی نقول ہر حالت میں سید فدا حسن کو بھیجی جائیں۔

صدر نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ مرکزی حکومت کو مطلوبہ معلومات فراہم کرنے میں کوئی صوبائی حکومت اگر بے جا تاخیر کرے یا مطلوبہ کارروائی میں تاخیر کرے تو اس کی اطلاع صدر کے مشیر کو دی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرکزی ہوم سکریٹری نے تمام وزارتوں، ڈویژنوں اور ان کے تحت کام کرنے والے اداروں اور محکموں سے کہا ہے کہ وہ ان کیسوں کو متعلقہ سکریٹریوں کے سامنے پیش کریں جو غیر ضروری طور پر کافی عرصہ سے تصفیہ طلب ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صوبائی حکومتیں مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کرتیں۔ اس کارروائی کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کو صدر کے مشیر کے علم میں لایا جائے۔

صدر نے یہ حکم اس لئے جاری کیا ہے کہ بعض قومی مسائل اور اہم معاملات کو مناسب طور پر حل کرنے میں مرکزی حکومت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہم ترین مسائل کو مرکزی حکومت مناسب طریقے سے حل نہیں کر سکتی۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ خود گورنروں کی کانفرنسوں کے بعض فیصلوں پر بھی کسی نہ کسی صوبے میں عمل درآمد نہیں ہوا۔ مثلاً تقریباً دو برس پہلے گورنروں کی کانفرنس نے فیصلہ کیا تھا کہ تعلیم کی سطح پر عمری رقابت کی تربیت لازمی مضمون کے طور پر رائج کی جائے۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے اس فیصلے پر عمل درآمد کرا لیا ہے لیکن مغربی پاکستان کی حکومت نے اس مسئلہ کو کلی طور پر نظر انداز کر دیا۔ ۱۹۶۵ء میں بنیادی طور پر مغربی پاکستان ہی بھارتی جارحیت کا شکار رہا۔

یہ بات اطمینان بخش ہے کہ سرکاری دفاتر کی کارکردگی کو نکھارنے کے بارے میں حکومت پوری طرح واقف ہے اور صدر ایوب نے خود محسوس کیا ہے کہ پاکستان میں اکثر سائل اسی سرخ فیتہ کا شکار ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جب سرکاری طور پر جو فائلیں ایک دفتر سے دوسرے دفتر میں جاتی ہیں وہ ایک میز سے دوسری میز تک سفر میں کتنا عرصہ لیتی ہیں اور عوام کا کام کس طرح التوا میں پڑے ہوں گے؟

اور عوام جو شور و غوغا مچا رہے ہیں وہ بلاوجہ نہیں ہے۔ عوام کو یہ اعتماد نہیں ہوگا کہ حکومت نے دفاتر میں کیا کام اس وقت تک ہوا جب تک انہیں ہمیشہ تک کی ... [illegible] بیوروکریسی کا نام اصطلاحاً سرخ فیتہ کہتے ہیں۔ اس سلسلہ کا ایک لطیفہ یاد آ گیا وہ آپ بھی سن لیجئے۔ ایک صاحب اپنے دوست سے ذکر کر رہے تھے کہ میں نے اپنا تبادلہ دوسرے محکمے میں منتقل کرنے کے بارے میں درخواست دی ہے۔ میری درخواست منظور ہو چکی ہے اور اب فیصلے کا منتظر ہوں۔ اس کا دوست بولا کیا آپ نے اپنے کاغذات کو بھیجنے کا ذکر کیا تھا؟ کاغذات کو بھیجنے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ پہلا دوست حیران ہو کر بولا۔ دوسرے نے کہا پہیوں کے بغیر آپ کی درخواست کس طرح سفر کرے گی؟ آپ تک واپس آئے گی؟ سرخ فیتہ سے مراد دفتری کارروائی ہے جس میں غیر ضروری تاخیر ہوتی ہے۔

سرخ فیتہ ۔۔۔ جو انگریز کے دور حکومت کی نشانی تھا اور جسے ہم حقارت سے دیکھتے تھے اور انگریز کو حرف تنقید بناتے تھے، آج ہمارے اپنے وطن عزیز میں ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس کے پیچھے جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں وہ بددیانتی، رشوت، نااہلی، لاپرواہی اور بے خوفی ہیں۔ اگر ہر شخص دیانتداری سے کام کرے، اسے یہ خیال ہو کہ حکومت کی طرف سے مجھے یہ تنخواہ اس کام کے لئے مل رہی ہے اور میں ملک و قوم کا خادم ہوں اور وقت حکومت کا ہے اور قوم کی دولت سے مجھے تنخواہ ملتی ہے تو وہ دفتری اوقات میں کام کر سکتا ہے لیکن ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ جس شخص کے ذمہ جو کام ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے باپ کی جاگیر ہے۔ اور جب چاہے جیسا کرے۔ کوئی محاسبہ کرنے والا نہیں یا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ کیا اس عالم میں سب سے گھٹیا بات نہیں؟ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ دفاتر میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر کام میں دیر ہوتی ہے:۔

ا۔ بددیانت اہل کار بغرض رشوت کے کام کرتے ہیں اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ خود سائل آئے اور سودا طے کرکے کام کروائے۔

ب۔ سرکاری طور پر محاسبہ نہیں ہوتا کہ کسی اہل کار کو جو کام دیا گیا ہے وہ اس نے وقت مقررہ میں ختم کیا یا نہیں؟

ج۔ بعض محکموں اور حکام کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہوتی۔ اپنی برتری کے لئے ہر ایک کوشاں ہوتا ہے لیکن ملک و قوم کے وسیع تر مفاد کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس طرح بعض اہم کیسز ختم ہو جاتے ہیں اور وہ عملی ناکامی کا سبب ہوتی ہے۔

اس موقع پر ہمایت خلوص سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ایوب کے پچھلے دس سالہ دور حکومت میں نہایت شاندار کام کئے، اصلاحات نافذ کیں اور کمیشن بٹھائے ان کمیشنوں نے

کی رپورٹ پر ... [illegible] ترقی کے پروگرام شروع ہوئے لیکن ملک میں رشوت، بدعنوانی، بددیانتی ختم ہونے کے بجائے بڑھ گئی ہے۔ مارشل لا کے ابتدائی دور میں سرکاری ملازموں کو کافی ڈرا دھمکا کے رکھے گئے تھے لیکن مارشل لا کے آخری ایام ہی میں اس کے اثر جانے کے بعد اب حالت یہ ہے کہ آپ کہیں بھی کوئی کام نہیں کروا سکتے جب تک آپ ناجائز وسائل استعمال نہ کریں۔ یہ کام کروایا جا سکتا ہے اگر مطلوبہ وسائل استعمال کئے جائیں۔ پچھلے دنوں صدر ایوب نے ملک سے رشوت و بدعنوانی دور کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہیں اور ہمیں توقع ہے کہ کوئی بہتر نتائج نکلیں گے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ حکام اور اہل کاروں کے علاوہ عوام بھی تعاون کریں۔

چند اعداد و شمار

چودھری محمد نواز کے ایک ضمنی سوال کے جواب میں وزیر قانون نے کہا کہ پانچ سال سے جو مقدمات زیر سماعت ہیں ان کی وجہ یہ نہیں کہ ججز سستی سے کام کر رہے ہیں بلکہ یہ ہے کہ مقدمہ بازی کا رجحان عام ہو رہا ہے۔ مقدمات کی تعداد میں روز بروز زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ ججوں کو پرانے مقدمات کے ساتھ ساتھ نئے مقدمات کی بھی سماعت کرنی پڑتی ہے۔

مسلم لیگی رکن میجر محمد علی کے ضمنی سوال پر وزیر قانون نے اعلان کیا کہ حکومت عدالتوں میں مقدمات کی آمد کا جائزہ لے رہی ہے اور اگر ضروری سمجھا گیا اور مالی حالات نے اجازت دی تو نئے جج مقرر کرنے پر غور کیا جائے گا۔

اس سے قبل چودھری محمد اویس کے ایک سوال پر پارلیمانی سکریٹری جنرل ایڈمنسٹریشن مسٹر ... [illegible] نے اعلان کیا کہ لاہور، کراچی اور پشاور ہائیکورٹ میں ۲ سال پرانے ۲۹۰۰ مقدمات، چار سال پرانے ۳۸۰۳ مقدمات اور پانچ سال پرانے ۹۰۰۳ مقدمات زیر سماعت ہیں۔ حزب اختلاف کے رکن حاجی عطا محمد نے ضمنی سوال کیا کہ حکومت کو وہ وجوہات بتائی جائیں جن کی بنا پر تقریباً سولہ ہزار مقدمات معرض التوا میں پڑے ہیں۔ وزیر قانون نے انہیں یقین دلایا کہ مقدمات کے جلد تصفیہ کی کوشش کی جائے گی۔

کراچی سے مسلم لیگی رکن مسٹر زین نورانی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پارلیمانی سکریٹری برائے جنرل ایڈمنسٹریشن ایڈیشنل مسٹر ... [illegible] نے ایوان کو بتایا کہ ۱۹۶۷ء کے دوران مغربی پاکستان کے اسی اور شرکت سناتی اور بدعنوانیوں کے تحت ... [illegible] افسروں کے خلاف تحقیقات مکمل کی ہے۔ ان افسروں میں محکمہ آبپاشی کے ۴۹ افسر، محکمہ مواصلات کے ۱۹ افسر، محکمہ صحت کے ۵ افسر، محکمہ جنگلات کے ... [illegible] محکمہ لوکل باڈیز کے ۸ افسر، بنیادی جمہوریت کے ... [illegible] زراعت کے تین اور دیگر محکموں کے ... [illegible] افسر شامل ہیں۔ پارلیمانی سکریٹری نے مزید بتایا کہ ان میں ۱۰۰ افسروں کے خلاف مقدمات ختم کر دئے گئے ہیں۔ ... [illegible] کے خلاف محکمانہ تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ چار افسروں کو حکومت کی طرف سے ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

(عبدالرحیم اشرف ایڈیٹر پبلشر نے پاکستان الیکٹرک پریس لائلپور سے چھپوا کر دفتر المنبر جناح کالونی لائلپور سے شائع کیا)